ازعدالت عظمی

مدھوکرشنا اور دیگر

بنام

چندر بھاگا اور دیگران

23 ستمبر 1996

[کے رامسوامی اور جی بی پٹنائک، جسٹسز]

ضابطہ فوجداری:

دفعہ 11—امر فیصل شدہ—دائر مقدمہ—ٹرائل کورٹ نے فیصلہ دیا کہ زیر بحث جائیدادیں خاندانی املاک نہیں ہیں—فرمان حتمی ہو گیا—جائیدادوں کو وصیت کے ذریعے وراثت میں دیا گیا—قبضے اور ملکیت کے لیے دائر مقدمہ—فیصلہ—عدالت عالیہ نے اس حکم نامے کو اس بنیاد پر کالعدم قرار دیا کہ دوسرے فریق نے حق کو منفی قبضے سے مکمل کیا تھا—اپیل پر، چونکہ جائیداد کے مالک کے خلاف مخالفنا حق کا کوئی دعوی نہیں تھا، اس سے پہلے کا حکم نامہ امر فیصل شدہ کے طور پر کام کرتا ہے—مالک کی موت کی تاریخ سے 12 سال کے اندر دائر ہونے والا مقدمہ—ظاہر ہے کہ اپیل کنندہ کے خلاف کوئی منفی قبضہ مکمل نہیں کیا گیا تھا—مزید برآں، جیسا کہ اپیل کنندہ کے عنوان میں پیشرو کے خلاف، سابقہ حکم نامہ تعمیری عدالت طور پر کام کرتا ہے۔

دیوانی اپیل کا عدالتی حد اختیار: دیوانی اپیل نمبر 12994 آف 1996۔

1989 کے ایس اے نمبر 102 میں مدھیہ پردیش عدالت عالیہ کے مورخہ 3.7.95 کے فیصلے اور حکم سے۔

اپیل گزاروں کے لیے اے کے چیتلے اور نیرج شرما

جواب دہندگان کے لیے سشیل کے جین

عدالت کا مندرجہ ذیل حکم دیا گیا:

اجازت دی گئی۔

خصوصی اجازت کے ذریعے یہ اپیل 3 جولائی 1995 کے فیصلے سے پیدا ہوتی ہے جو مدھیہ پردیش کی عدالت عالیہ بین گوالیار نے ایس اے نمبر میں منظور کیا تھا۔

تسلیم شدہ حقائق یہ ہیں کہ منسرام کے دو بیٹے تھے جن کا نام بابولال اور پرسارام تھا۔ اپیل کنندگان بابولال کے بذریعے اولاد ہیں اور جواب دہندگان پرسارام کے بذریعے اولاد ہیں۔ ایک سابقہ مقدمہ نمبر 384–اے/ 64 میں، مدعا علیہان نے اپنی شکایت میں استدعا کی کہ منسرام، بابولال اور پرسارام مشترکہ خاندان کے رکن ہیں اور اس لیے، ان میں سے ہر ایک دعویٰ املاک میں ایک تہائی حصہ کا حقدار ہے۔ انہوں نے تقسیم اور مذکورہ ایوان میں اپنے ایک تہائی حصے کی حد تک ملاقاتوں اور حدود کے ذریعے تقسیم کا حکم نامہ طلب کیا۔ یہ فیصلہ کیا گیا کہ منسرام جائیداد کا خصوصی مالک تھا اور یہ کہ یہ مشترکہ خاندانی جائیداد نہیں تھی اور جواب دہندگان کو مذکورہ جائیداد کی تقسیم کا کوئی حق نہیں ہے۔ فرمان حتمی ہو گیا ہے۔ منسرام نے اپنی زندگی کے دوران 28 مارچ 1964 کو ایک رجسٹرڈ وصیت پر عمل درآمد کیا تھا جس میں جائیدادوں کو اپیل گزاروں کو وراثت میں دیا گیا تھا اور 12 دسمبر 1968 کو منسرام کا انتقال ہو گیا۔ اپیل گزاروں نے 14 نومبر 1977 کو حق کے اعلان اور اس پر قبضہ کے لیے مقدمہ دائر کیا۔ سول عدالت نے 1984 کے مقدمہ نمبر 942–اے، ساتویں سول جج، سول II، گوالیار میں 10 مئی 1985 کے حکم نامے کے ذریعے اس مقدمے کا فیصلہ سنایا۔ اپیل پر، چوتھے ایڈیشنل جج، گوالیار نے 21 اگست 1989 کے فرمان اور فیصلے کے ذریعے اسے برقرار رکھا۔ دوسری اپیل میں عدالت عالیہ نے یہ برقرار رکھتے ہوئے کہ منسرام مالک تھا اور اپیل گزاروں کے حق میں وصیت کے تحت اسے جائز طور پر وراثت میں دیا تھا، اس حکم نامے کو اس بنیاد پر کالعدم قرار دیا کہ مدعا علیہان نے اس حق کو منفی قبضے سے مکمل کیا تھا۔ اس طرح خصوصی اجازت کے ذریعے یہ اپیل۔

یہ دیکھا گیا ہے کہ جواب دہندگان نے پیراگراف 9 میں اپنے تحریری بیان میں درج ذیل استدعا کی ہے:

"مدعی سوٹ ہاؤس کے خصوصی مالک نہیں ہیں۔ ہاؤس میونسپل نمبر 2/ 7 کا شمالی حصہ نمباجی کا باغ، جیواجی لشکر میں واقع ہے، جسے پرسارام اور منسرام نے تعمیر کیا تھا۔ پرسارام کا انتقال 25 سال پہلے ہوا تھا۔ مدعا علیہان پرسارام کے وارث ہیں۔ جنوبی حصہ مدعا علیہان اور منسرام نے مل کر تعمیر کیا تھا۔ اس طرح مدعا علیہان مالک کی حیثیت سے دعویٰ مکان میں رہ رہے ہیں جو حقیقت مدعیوں اور ان کے آباؤ اجداد کے علم میں شروع ہی سے ہے۔ ہاؤس میونسپل نمبر 2/ 7 مدعیوں اور مدعا علیہان کے مشترکہ ہندو خاندان کا ہے۔ اس وجہ سے، مدعیوں کو مقدمہ دائر کرنے اور قبضہ بازیافت کرنے کا کوئی حق نہیں ہے اور مدعا علیہان 12 سال سے زیادہ عرصے سے مقدمے کی زمین کے حقیقی قبضے میں ہیں، مقدمہ حد سے روک دیا گیا ہے اور مسترد ہونے کا حقدار ہے۔"

اس میں کوئی شک نہیں کہ منفی قبضے کی درخواست پر ایک مسئلہ اٹھایا گیا ہے اور نیچے دیے گئے کورس کے ذریعے درج کیے گئے نتائج یہ تھے کہ جواب دہندگان نے منفی قبضے سے اپنے لقب کو مکمل نہیں کیا تھا۔ عدالت عالیہ نے اس نتیجے کو اس بنیاد پر الٹ دیا ہے کہ مدعا علیہان 12 سال سے زیادہ عرصے تک قبضے میں رہے اور اس طرح انہوں نے منفی قبضے سے اپنے لقب کو مکمل کیا۔ سوال یہ ہے کہ: کیا عدالت عالیہ کا نظریہ قانون کے لحاظ سے درست ہے؟ استدعاوں کو پڑھنے سے واضح طور پر پتہ چلتا ہے کہ انہوں نے جائیداد پر اپنا حق قائم کیا اور وہ 12 سال سے زیادہ عرصے سے قبضے میں ہیں اور اس لیے انہوں نے اس بنیاد پر مقدمہ خارج کرنے کی درخواست کی۔ اس حقیقت کے پیش نظر کہ منسرام کو پہلے کے مقدمے میں مالک پایا گیا تھا اور اس کی موت 12 دسمبر 1968 کو ہوئی تھی تب

تک منفی قبضے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوا تھا۔ منسرام کے خلاف منفی قبضے کی درخواست کی استدعا نہیں کی گئی تھی۔ اس معاملے میں، اس عنوان کو دہرانے کے علاوہ جو پہلے ہی قائم کیا گیا تھا لیکن جو پہلے کے مقدمے میں منفی تھا، یعنی کہ انہوں نے منسرام کے ساتھ مشترکہ طور پر مکان تعمیر کیا تھا، اپیل گزاروں کے حق کو کسی خاص تاریخ سے مسترد کرنے کی کوئی مخصوص درخواست نہیں ہے، اس کا مخالفنا دعوی اور پھر اپیل گزاروں کے علم اور ان کی رضامندی تک کسی خاص تاریخ سے منفی قبضہ قائم کرنے کی درخواست نہیں ہے۔ ان حالات میں، جب تک کہ مالکانہ حق کا انکار نہ کیا جائے اور منسرام کے مخالف مالکانہ حق کے ساتھ منفی قبضہ نہ کیا جائے اور اس کے بعد اپیل کنندہ کے خلاف استدعا کی جائے اور ثابت کیا جائے، تب تک منفی قبضے کی درخواست کو ثابت نہیں کیا جا سکتا۔ اس معاملے میں اس طرح کی درخواست کو مسترد نہیں کیا گیا اور نہ ہی ثبوت پیش کیے گئے ہیں۔ منفی ملکیت کا نظریہ تب ہی سامنے آئے گا جب فریق نے مدعی کے مالکانہ حق کو مسترد کرتے ہوئے اپنا منفی مالکانہ حق قائم کیا ہو اور یہ قائم کیا ہو کہ وہ خصوصی طور پر اپیل کنندہ کے مالکانہ حق کے علم کے مطابق ان کے مالکانہ حق کے خلاف رہا ہے اور یہ کہ اپیل کنندہ نے اسے قبول کر لیا ہے۔ چونکہ ایسی کوئی عرضی نہیں ہے کہ اس نے جائیداد کے مالک منسرام کے خلاف کسی معاندانہ حق کا دعوی کیا تھا، اس لیے پہلے کا فرمان عدالتی حکم نامے کے طور پر کام کرتا ہے۔ موجودہ مقدمہ منسرام کی موت کی تاریخ سے 12 سال کے اندر دائر کیا گیا تھا، اس لیے یہ واضح تھا کہ اپیل کنندہ کے خلاف کوئی منفی قبضہ مکمل نہیں کیا گیا ہے۔ مزید برآں، جہاں تک اپیل کنندہ کے مالکانہ حق میں پیشرو، منسرام کے خلاف ہے، اس سے پہلے کا فرمان طاقت اور چاہیے کے اصول پر تعمیری عدالت کے طور پر کام کرتا ہے۔ عدالت عالیہ، ظاہر ہے، اپنے اس نتیجے میں غلط تھی کہ جواب دہندگان نے منفی قبضے سے اپنے مالکانہ حق کو مکمل کیا تھا۔

اس کے مطابق اپیل کی اجازت ہے۔ عدالت عالیہ کا فیصلہ اور فرمان خارج کر دیا جاتا ہے اور ٹرائل عدالت اور اپیلٹ عدالت کا حکم بحال کر دیا جاتا ہے۔ کوئی اخراجات نہیں۔

جی۔این۔

اپیل کی اجازت دی گئی۔

Javeed Ahmed Geelani
2024.07.15 13:16
I am the author of this document